کا ایک گرا ہوا آنسو جنوبی ہند کے دامن پر مچل کر گل و گلزار بن گیا۔ یعنی آندھرا میں اُردو کو علاقائی زبان مان لیا گیا۔ اس سلسلہ میں آندھرا اسمبلی کے اسپیکر اور ریاست کے وزیرِ اعظم کی تقریروں کا پارلیمنٹ اور دوسرے صوبوں کی اسمبلیوں کے ممبروں نے جس پرتپاک طریقہ پر خیر مقدم کیا ہے وہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اب ملک میں اُردو کے ساتھ انصاف کرنے کا جذبہ روز بروز ترقی کرتا جا رہا ہے اور عام فضا بہت کچھ ساز گار ہو گئی ہے، بہر حال ہم آندھرا پردیش کی حکومت کو اس کے اس دانشمندانہ اقدام پر دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں، کہ اس راہ میں پہل کرنے کا شرف اُس کو حاصل ہوا۔ یوپی بہار اور دلی و پنجاب کی حکومتوں کو اس سے سبق لینا چاہیئے۔

افسوس ہے دسمبر کے آخری ہفتہ میں جناب رام بابو سکسینہ کا حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بحالتِ سفر اچانک انتقال ہو گیا، موصوف کو اُردو زبان و ادب کے ساتھ عشق تھا اور وہ اس کا بڑا وسیع اور گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ذمہ دار سرکاری عہدہ کی چند در چند مصروفیتوں کے باوجود انھوں نے ادبِ اُردو پر متعدد ضخیم کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں، ان کی کتاب تاریخ ادب اُردو کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اس موضوع پر یہ کتاب اس پایہ کی ہے کہ ادبِ اردو کا کوئی طالب علم اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ "اردو کے انگریز شعرا" نامی کتاب انھوں نے بڑی تلاش و جستجو اور محنت سے مرتب کی تھی۔ ایک کتاب حال میں ہی "مرقع شعراء" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ سنا ہے کہ دو کتابوں کے مسودے ابھی اور باقی ہیں جو غیر مطبوعہ ہیں، موصوف اب دنیا میں نہیں لیکن اُن کے یہ شاندار ادبی کارنامے اُن کا نام زندہ رکھیں گے۔